نیت وقوف مراقبات:

1) نیت وقوف مراقبہ قلب:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں بلطیفہ قلبی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ قلبی میں فیض آتا ہے۔

2۔ نیت وقوف مراقبہ رُوح:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں بلطیفہ رُوحی من بواسطہ پیرنِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ رُوح میں فیض آتا ہے۔

3۔ نیت وقوف مراقبہ سرّ:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں بلطیفہ خفی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ سر میں فیض آتا ہے۔

4۔ نیت وقوف مراقبہ خفی:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں بلطیفہ خفی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

4۔ نیت وقوف مراقبہءخفی:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں بلطیفہ خفی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ خفی میں فیض آتا ہے۔

5۔ نیت وقوف مرابہءاخفیٰ:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں بلطیفہ اخفیٰ من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ اخفی میں فیض آتا ہے۔

6۔ نیت وقوف مراقبہ نفسی:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفہ نفی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ نفسی میں فیض آتا ہے۔

7۔ نیت وقوف مراقبہ قالبی:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں بلطیفہ قالبی من بوسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔(توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ قالبی میں فیض آتا ہے۔

8۔ نیت وقوف مراقبہ خمسہ عالمِ امر:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔(توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالم امر کے پانچوں لطائف میں فیض آتا ہے۔

9۔ نیت وقوف مراقبہ خمسہ عالمِ خلق:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں بلطائفِ خمسہ عالم خلق من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔(توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالم خلق کے پانچوں لطائف میں فیض آتا ہے۔

10۔ نیت وقوف مراقبہ مجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق:

فیض میں آیداز ذاتِ بے چوں بہ مجموعہ لطائف عالم امرو عالم خلق من بواسطہ ٔ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔(توقف۔۔۔۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کی جانت سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالم اور عالم خلق کے تمام لطائف میں فیض آتا ہے۔

11۔ نیت مراقبہ احدیت:

فیض می آیداز ذاتِ بے چوں کہ جامع جمیع صفات وکمالات است ومنزہ از جمیع عیوب ونقصانات است و بےمثل است بلطیفہ قلبی من بواسطہ ٔ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔(توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق جو جمیع صفات وکمالات کی جامع ہے اور جمیع عیوب ونقائص سے پاک اور بےمثل ہے، کی جانب سے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ قلبی میں فیض آتا ہے۔

تشریح: اس مقام پر سالک خدا کے ساتھ جاہ وجلال اور اس کے تقدس پر اعتماد کرتا ہے۔اور یہ اسماء وصفات کی ظلی سیر کہلاتی ہے۔اس میں ہر وقت تصورِ اسم ذات (اللہ) رہتا ہے۔اسم ذات، نفی اثبات، بازگشت، واسطہ، مراقبہ ٔ احدیت، یہ تمام دائرۂ امکان سے تعلق رکھتے ہیں۔سالک کے ہر ایک لطیفہ میں ایک جذب پیدا ہوتا ہے۔اور عروج حاصل کرتا ہے۔جو کچھ کہ مافوق العرش ہے، اس سے واصل ہو جاتا ہے۔اور وہ اس قدر مضمحل اور منہمک ہو جاتا ہے۔کہ اپنے آپ کو فانی اور معدوم سمجھتا ہے۔دائرہ امکان کو عبور کرنے کے بعد دائرہ صغری میں سفر گُناں ہوتا ہے۔توجہ مرشد سے اگر مراقبہ کے تمام ہونے کی علامت یہ ہے کہ خطرہ ماسوا اللہ دیر تک نہ آئے۔

خطرہ کی کئی قسمیں ہیں۔ان میں سے بعض وہ خطرات جن کا دور کرنا مرید کو ضروری ہے وہ یہ ہیں:

ا۔ **خطرہ قلبی:** اس کا علاج یہ ہے ذکر بہت زیادہ کرے اور خواب یا بیداری کسی وقت بھی ذکر سے غافل نہ رہے۔جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے: واذکرو اللہ قیاما وقعود و علی جنوبھم ہ ا اللہ تعالیٰ کو ہر حالت میں یاد کرتا رہے۔عام لوگوں سے میل جول کم رکھے اور غذا کم کھائے۔

ب۔ **خطرہ نفسی:** اس کا علاج یہ ہے کہ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی کثرت رکھے۔اور نفسانی امور میں نفس کی مخالفت کرے۔نیز ذکرِ خفی اور مراقبہ کی مداومت کے ساتھ جناب احدیت میں بہت گریہ زاری کرے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ۔(یاد کرتا رہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑ گڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا)۔

ج۔ **خطرہ قالبی:** اس کا علاج ذکر لسانی اور نوافل کی کثرت ہے خصوصاً نوافل مسنونہ اور باوجود اس تمام ذکر وفکر کے پیر کامل کی توجہ ہر جگہ ضروری ہے۔بغیر اس کے کوئی کام پورا نہیں ہوتا۔بعض طالبین کو اس مراقبہ میں انوار وغیرہ نظر آتے ہیں تو یہ مراقبہ کے پورا ہونے کی علامت ہے۔جو طالب کامل استعداد رکھتا ہے۔اس کو مراقبات قالبیہ میں فنائے قلب حاصل ہو جاتی ہے۔اور تمام تعلقاتِ قلبی زائل ہو جاتے ہیں۔اکثر طالبین ایسے ہوتے ہیں جن کو فنائے قلب، مراقباتِ نفس، تک حاصل ہوتی ہے۔ہاں اگر شیخ کامل ومکمل چاہے تو اس کی ادنیٰ توجہ سے فنائے قلب مراقبات قالبی تک حاصل ہو جاتی ہے۔

نیت اصول مراقبات

(نوٹ: اصول مراقبات کی نیت کے وقت اپنے لطائف کو حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے رُوبرو خیال کرے)۔

12۔ نیت مراقبہ اصلِ قلب:

الٰہی قلبِ من بمقابل قلبِ نبی علیہ السلام است۔ آن فیض تجلائے صفاتِ فعلیہ خود کہ از قلبِ نبی علیہ السلام بقلبِ آدم علیہ السلام رسانیدہ بقلب من نیز برساں بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ قلب نبی علیہ السلام کے لطیفہ قلب کے بالمقابل ہے۔ اپنی صفاتِ فعلیہ کے فیض کا وہ تجلا جو نبی کریم علیہ السلام کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ اسلام کے لطیفہ قلب تک تو نے پہنچایا، پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیفہ قلب تک پہنچا۔

تشریح: سالک کو چاہیے کہ اس مراقبہ کے دوران میں تمام پیرانِ کبار (جو فیض کا ذریعہ ہیں) کے قلوب میں حضرت محمد ﷺ کا تصور رکھے۔ جو طالب حضرت آدم علیہ السلام کی ولایت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو اسم ذات (اللہ) سے شرف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور پیران کامل و مکمل کے لطائف سے اس کا لطیفۂ قلب فیض سے سیراب ہوتا ہے۔ وہ اس لطیفہ کے کمالات حاصل کرنے کے بعد صاحبِ لفظ ہو جاتا ہے یعنی وہ جو کچھ منہ سے بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیرانِ کبار اور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ اور فضل و کرم سے پورا کرتا ہے۔ مرید کے وساوس اور خطرات شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے۔ وہ تلوین سے نکل کر تمکین سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور اس لطیفہ میں اس کو فناء و بقاء حاصل ہوتی ہے ۔مرید کو چاہیے کہ قلب کی حفاظت کرے۔ اور ماسوا اللہ کو دل سے نکال دے اور پیر کامل و مکمل سے رابطہ برقرار رکھے۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے اور لطیفہ قلب کو پاک و صاف رکھے۔ کیونکہ ظاہری، باطنی، روحانی اور جسمانی پاکیزگی، قلب کی اصلاح سے ہوتی ہے۔ یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے۔

ولایت آدم علیہ السلام والا فقیر ہر وقت توبہ میں مشغول اور ذاتِ باری تعالیٰ سے عجز وانکساری اور معافی کا طلبگار رہتا ہے۔ اپنی بُری عادات کو عمدہ صفات میں بدلنے کی کوشش کرتا ہے ذرا سی غلطی ہو جائے تو فوراً توجہ اور معافی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ تمام افعال میں اسے حق کی جانب سے تجلیات اور انوارات حاصل ہوتے ہیں اور جمیع افعال واعمال میں ذاتِ حق کو وسیلہ حقیقی جانتا ہے۔

13۔ نیت مراقبہ اصلِ روح:

الٰہی روحِ من بمقابل روحِ نبی علیہ السلام است۔ آن فیض تجلائے صفاتِ ثمانیہ، ثبوتیہ، ذاتیہ، حقیقیہ خود کہ از روحِ نبی علیہ السلام بروحِ ابراہیم علیہ السلام ونوح علیہ السلام رسانیدۂ بروحِ من نیز برساں بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفۂ روح نبی کریم علیہ السلام کے لطیفۂ روح کے بالمقابل ہے۔ اپنی صفاتِ ثمانیہ، ثبوتیہ، ذاتیہ، حقیقیہ کے فیض کا وہ تجلا جو تو نے نبی علیہ السلام کے لطیفۂ روح سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے لطیفۂ روح تک پہنچایا پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیفۂ روح تک پہنچا۔

تشریح: جو سالک ابرہیمی ونوحی ولایت کا حامل ہوتا ہے وہ لطیفۂ روح کے تمام کمالات اور درجات حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا فقیر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔ اور حالات وواقعات کا مقابلہ کرتا ہے نیز نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود کی کشتی کو کنارے پر لگا دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جذبہ کے تحت نفس اور شیطان العین کی فریب کاریوں اور مکاریوں سے بچ کر ماسوا اللہ سے منہ موڑ کر یادِ خدا میں مشغول رہتا ہے۔ دشمنان اسلام کی لائی ہوئی آتش اس کے لئے گلزار ابراہیمی بن جاتی ہے اس مشرب والے میں توکل اور عشقِ الٰہی کے ساتھ صفاتِ ثبوتیہ الٰہیہ کا فیض آتا ہے۔ اور وہ اپنی صفات یعنی سننے، دیکھنے، بولنے اور سوچنے کی صفات میں حق سبحانہ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے۔ اور انسان کی صفات کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم ودائم ہیں۔ یہ

تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے۔اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم ودائم ہیں۔ یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے۔

14۔ نیت مراقبہ اصل سرّ :

الٰہیٰ سرّ من بمقابل سرِ نبی علیہ السلام است۔آں فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از سرِ نبی علیہ السلام بہ سرّ موسیٰ علیہ السلام رسانیدۂ بہ سرِ من نیز برساں بواسطہ پیران کبارِ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ سرِ نبی علیہ السلام کے لطیفہ سرِ کے بالمقابل ہے۔اپنی شیونات ذاتیہ کے فیض کا وہ تجلاّ جو تو نے نبی کریم علیہ السلام کے لطیفہ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سر تک پہنچایا، پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیف سر تک پہنچا۔

تشریح: لطیفہ سر وہ راز ہے جو روح انسانی کا مبداء ہے۔جس کو عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔عالم لاہوت سے مراد روح محمدی (ﷺ) ہے۔یہ ایک لطیف کیفیت ہے۔ یہاں سالک پر بے شعوری میں ایسے احوال کا ورود ہوتا ہے جو لطائف قلب و روح کے واضح واقعات سے ممتاز ترین ہوتے ہیں۔اس کا اندازہ وہی سالک کر سکتا ہے جس پر یہ حالات گزرے ہوں۔اور یہاں سالک کو عشقِ الٰہی کے سبب معرفت حق حاصل ہوتی ہے۔یہ ولایت کا تیسرا درجہ ہے۔

15۔ نیت مراقبہ اصلِ خفی:

15۔ نیت مراقبہ اصلِ خفی:

الٰہیٰ خفی من بمقابل خفی نبی علیہ السلام است۔آں فیض تجلائے صفاتِ سلبیہ خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسیٰ علیہ السلام رسانیدۂ بہ خفی من نیز برساں بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ خفی نبی علیہ السلام کے لطیفہ خفی کے بالمقابل ہے۔اپنی صفاتِ سلبیۂ کے فیض کا وہ تجلا جو تو نے نبی علیہ السلام کے لطیفۂ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی تک پہنچایا، بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفۂ خفی تک پہنچا۔

تشریح: لطیفہ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ کے ذکر کی وجہ سے قرب کا وہ مقام حاصل کر لیتا ہے۔جس کی کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ روزِ حشر میں ذکر خفی کا کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔صاحب کمال فقیر اس لطیفہ سے ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں تھکتا۔اس مرتبے پر پہنچنے والا فقیر اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے۔خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیفیں دور کرتا ہے۔اپنے آپ کو عجز وانکساری میں رکھتا ہے لطیفہ خفی سے مراد نور محمدی (ﷺ) ہے۔جس کو عالم باہوت کہتے ہیں۔سالک پر جب اس لطیفہ کی کیفیات طاری ہوتی ہے تو وہ معائنہ ذات کی بدولت واصل الی اللہ ہو جاتا ہے۔

16۔ نیت مراقبہ اصلِ اخفیٰ:

الٰہی اَخفائے من بمقابل اَخفائے نبی علیہ السلام است۔ آن فیض تجلائے شانِ جامع خود کہ بہ اَخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہٗ بہ اخفائے من نیز برساں بواسطہٗ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ اخفی نبی علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ کے بالمقابل ہے۔ اپنی شانِ جامع کے فیض کا وہ تجلاّ جو تو نے نبی علیہ السلام کے اخفیٰ تک پہنچایا، بواسطہٗ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفہ اخفیٰ تک پہنچا۔

تشریح: لطیفہٗ اخفیٰ ولایت محمدی (ﷺ) کی نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے۔ جس طرح حضور رحمتہ العالمین ﷺ کی ذات بابرکات تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہے۔ اسی طرح لطیفہٗ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی ارفع و اعلیٰ ہے۔ محمدی ﷺ ولائت والے فقیر کا مام بہت بلند و بالا ہوتا ہے۔ اطاعتِ رسول ﷺ اور اطاعت الٰہی کا مظہر باکمال ہوتا ہے۔ خلقِ محمدی ﷺ یعنی صدق اور اخلاصِ واللّٰہیت اس میں بدرجہ اُتم پایا جاتا ہے۔ اس ولایت والے فقیر کا رابطہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذاتی ہوتا ہے۔ شریعت کی پاسبانی اور پاسداری کرتا ہے۔ تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر کمال حاصل کرلے تو شیخ کامل و مکمل کی توجہ خاص اور محبت خاص کی بدولت مجلس محمدی ﷺ وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے۔ غرضیکہ جمیع کمالات وصفات محمدیہ ﷺ سے فیضیاب ہوتا ہے۔ ولایت محمدی ﷺ والا فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب سالک اس لطیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے۔ تو وہ جو کچھ دیکھتا ہے عین بعین اور ہو بہو دیکھتا ہے۔ یعنی وہ صاحب حضور ہوتا ہے۔ اور ولایت کے کُل مراتب، کے حصول کی استعداد رکھتا ہے۔ غلبہ عشق میں نہایت بے قراری سے عین حضور اور بے حضوری میں ھل من مزید، کا شور مچانے والا ہوتا ہے۔ اور پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر کر مقام یدُ اللہ فوق اَیدِیھِم اور قابَ قوسَین اَوْاَدنیٰ سے اکتساب فیض کرتا ہے۔

ولایت کے اس میدان میں لا الہ تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچے ہیں ۔ الّا اللہ تک سینکڑوں جبکہ حقیقت محمدی ﷺ تک کروڑوں میں کوئی ایک پہنچتا ہے۔ اس مقام میں کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے۔ اور سیر مع اللہ ہوتی ہے لطیفہ اخفیٰ سے مراد ذات بحت (خالص ذات) مرتبہ

ہویت ہے۔اس ذات کی توصیف میں سُبُّوحٌ قدُّوس اور اللہ الصمد فرمایا گیا ہے اور اسی کو دوراءالوراءثم وراء کہا جاتا ہے۔

17۔ نیت مراقبہ معیت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ ہمراہ است ہمراہِ من و ہمراہِ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذرّات ممکنات بہمراہئ بے چوں بمفہوم ایں آیۃً کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطہُ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو آیت کریمہ وھومعکم اینما کنتم کے مفہوم کے مطابق میرے اور تمام ممکنات بلکہ ذرات ممکنات میں سے ہر ذرہ کے ہمراہ ہے کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے میرے لطائف خمسہ عالم امر تک آتا ہے۔

18۔ نیت مراقبہ اقربیّت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصلِ اسماء وصفات است کہ نزدیک تر است از من بمن و از رگِ گردن من بمن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم این آیۃً کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ بلطیفہ نفسیٔ من بہ شرکتِ لطائفِ خمسۂ عالمِ امرِ من بوسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ اصلِ اسماء وصفات ہے۔اور یہ آیہ کریمہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید کے مطابق بلا کیف مجھ سے میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطائف خمسہ عالم امر مع میرے لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مراقبہ آیۃً مذکورہ سے لیا گیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔لطائف خمسہ ُعالم امر اس کے مورِدِ فیض ہیں۔اور فیض کا منشأ دائرہ اولیٰ یعنی ولایتِ کبریٰ ہے۔اور یہی ولایت، ولایت صغریٰ کی اصل ہے اقربیت کے معنی یہ ہیں کہ ظل کی اصل، ظل کے ساتھ بہ نسبت ظل کے زیادہ نزدیک ہے۔(یعنی ظل خود اپنے آپ سے اتنا قریب نہیں ہے جتنا کہ اس کی اصل اس سے قریب ہے)اور یہی حال ہے اصل کی اصل کا کہ وہ اپنے مابعد کی بہ نسبت ظل سے زیادہ قریب ہے۔اس بات کو یوں سمجھ لیجئے کہ ذاتِ واجب تعالیٰ جل جلالہ ممکن کے ساتھ، بہ نسبت شیونات کے زیادہ قریب ہے۔اور شیونات کے ممکن کے ساتھ، بہ نسبت صفات کے زیادہ قریب ہے۔اور صفات، بہ نسبت ظلال صفات کے، ممکن سے زیادہ قریب ہے۔اور ظلال صفات ممکن کے ساتھ، زیادہ قریب ہیں۔ یہاں کے حالات بے رنگ اور بے مزہ ہیں۔ جب نفس کے حالات قوت پکڑ جاتے ہیں تو حالتِ قلبی فراموش ہوجاتی ہے۔اس مراقبہ کے تمام ہونے کی یہی علامت ہے۔

19۔ نیت مراقبہ محبت اول:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصل اصل اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم او را بمفہوم این آیہ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ خاص بلطیفہ نفسیٔ من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جوکہ اصلِ اصلِ اسماء وصفات ہے اور آیہ کریمہ یحبھم و یحبونہ کے مطابق مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے میرے خاص لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

تشریح: اس مراقبہ کا مفہوم آیہ مذکورہ سے لیا گیا ہے۔ اور منشاء فیض ولایت کبریٰ کی قوس ہے۔ جوکہ دائرہ نمبر۳ کی اصل ہے۔ اور لطیفہ نفسی فیض کا محور ہے۔ یہ تینوں دائرے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس میں اعتبارات ہیں۔ اس مقام میں شرح صدر ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ

کی شان میں فرمایا الم نشرح لک صدرک اس میں لطیفہ اخفیٰ کے کمالات کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے اپنے تمام شیونات وصفات کے ساتھ لطیفہ اخفیٰ میں ظہور فرمایا ہے یہاں مقام صبر، شکر اور رضا حاصل ہوتا ہے۔ اور احکام شرع قبول کرنے میں دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔

20۔ نیت مراقبہ محبت دوم:

فیض می آید از ذات بے چوں کہ اصل اصل اصلِ اسماء صفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست میدارم او را بمفہوم این آیۂ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْ نَهٗ خاص بہ لطیفہ نفسیٔ من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ اصل اصل اصلِ اسماء وصفات ہے اور آیہ کریمہ یحبھم و یحبونہ کے مطابق مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اُسے دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے خاص لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

[اس مراقبہ کا مفہوم بھی آیت مذکورہ سے لیا گیا ہے]

21۔ نیت مراقبہ دائرہ قوسی:

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ اصل اصل اصلِ اسماء وصفات است و دائرہ قوسیت کہ دوست می دارد مرا و من دوست میدارم او را بمفہوم این آیہ کریمہ یُحِبُّھُمْ و یُحِبُّوْ نَهٗ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ جو اصل اصل اصلِ اسماء وصفات ہے اور دائرہ قوسی ہے اور اس آیہ کریمہ یحبھم و یحبونہ کے مطابق مجھے دوست رکھتا ہے۔ اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل خاص طور پر میرے لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

اس مراقبہ کا مفہوم بھی آیت مذکورہ سے لیا گیا ہے]

22۔ نیت مراقبہ اسمِ ظاہر:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ مسمی باسمِ ظاہر است مفہوم این آیۃً کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَئٍ عَلِيْم ہ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذات حق جو کہ اسم ظاہر سے موسوم ہے اس آیہ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَئٍ عَلِيْم ہ کے مفہوم کے مطابق، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل خاص طور پر میرے لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

اگر چہ ولایت کُبریٰ سے تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے اور تمام برائیاں اور خصائص رزیلہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن فخر و غرور اور رعونت ابھی باقی ہوتی ہے۔ان کو یہ مراقبہ ختم کر دیتا ہے اور سالک میں سیر آفاقی کی تکمیل کر دیتا ہے۔

23۔ نیت مراقبہ اسمِ باطن:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ مسمی باسمِ باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملا الاعلی است بمفہوم این آیۃً کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَئٍ عَلِيْم ہ. بعناصر ثلاثہ من کہ آب و باد و نار است، بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ اسم باطن سے موسوم ہے اور منشاء ولایت علیا ہے جو کہ ولایت ملاالاعلیٰ ہے۔اس آیہ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَئٍ عَلِيْم ہ کے مفہوم کے موافق پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عناصر ثلاثہ یعنی آب و باد و نار میں فیض آتا ہے۔

تشریح: اس مراقبہ میں ولایت کبریٰ اوراسم باطن کی سیر شروع ہوتی ہے۔اس کوولایت علیااورولایت ملائکہ علیہم السلام بھی کہتے ہیں۔اس مقام میں سوائے عنصر خاک کے باقی عناصر یعنی پانی، ہوااورآگ موردفیض ہوکر تکمیل پاتے ہیں۔جاننا چاہئے کہ ولایت صغریٰ اورولایت کبریٰ کی سیر اسم الظاھر میں تھی جبکہ ولایت علیا کی سیر اسم الباطن میں ہے۔ان میں فرق یہ ہے کہ سیرِ اسم الظاھر میں تجلیات اسمائی وصفاتی ہیں۔جبکہ سیر اسم الباطن میں اگرچہ تجلیاتِ اسماء وصفات ہی ہیں لیکن ان کے ساتھ تجلی ذات بھی پردہ ہائے اسماء وصفات میں موجود ہوتی ہے۔اس مقام میں سالک کے اجزائے جسم پاک وصاف ہوجاتے ہیں،عناصر ثلاثہ کے رذائل صفات حمیدہ میں بدل کرمنور ہوجاتے ہیں۔تو سالک کو پرواز کے دوپرعنایت ہوتے ہیں۔ایک اسم الظاھر کا جوولایت کبریٰ کی انتہا ہےاوردوسرااسم الباطن کا جوولایت علیا کی انتہا ہے۔سالک کواس مرتبہ میں تجلیات اسماء وصفاتِ الٰہیٰ سے گزر کرتجلیات ذاتِ اقدس (جوحقیقی مقصود ہے) کی سیر کے قابل ہوجاتا ہے۔اس مقام میں ذکر،تہلیل،نوافل،قیام اورقرأت کی طوالت ترقی بخش ہوتے ہیں۔اوررخصت شرعی کااختیار کرنا بھی غیر مستحسن ہے۔چونکہ یہ ولایت ملائکہ کی ہے لہٰذا ملکیت کے ساتھ جس قدرزیادہ مناسبت ہوگی،اتنی جلدترقی میسر ہوگی۔اس ولایت سے سالک کے تمام بدن میں وسعت وفراخی پیدا ہوجاتی ہے۔اورلطیف احوال سارے جسم پروارد ہوتے ہیں۔خصائل رذیلہ کودفع کرنااورخالق عناصر کی طرف متوجہ رہ کرحصول فیض کرنااس مراقبہ کا،ماحاصل ہے۔

24 نیت مراقبہ کمالاتِ نبوت:

فیض می آیدازذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالاتِ نبوت است بہ عنصر خاک من بوسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالات نبوت ہے،کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عنصر خاک میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مراقبہ سیر اسم الباطن کا نقطہ عروج ہے۔اورتجلی دائمی کا درجہ اوّل ہے۔سالک اسماء وصفات سے گزر کر ذات میں سیر کرتا ہے۔کمالات نبوت کا عنصر خاک پراثر ہوتا ہے۔یہاں حضوریٔ بے جہت حاصل ہوتی ہے۔بے قراری،بے تابی اورشوق سب رخصت ہوجاتے ہیں۔یقین کامل راسخ ہوجاتا ہے۔یہاں وصول ہے،حصول نہیں۔خوب یادرہے کہ یہ مقام،مقام انبیاء ہے۔انبیاء کی اتباع کے بغیر کچھ حاصل

نہیں ہوتا۔

25۔ نیت مراقبہ کمالاتِ رسالت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالاتِ رسالت است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ منشاء کمالاتِ رسالت ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

نوٹ: ہیت وحدانی والے مراقبات میں سالک حضور اخفیٰ میں رکھے۔

یہ مقام انبیاء اور مرسلین کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور تجلی دائمی کا درجہ دوم ہے۔ اس مقام پر سالک کو لطائف عشرہ، تصفیہ نفس کے بعد مقامات فوقانی میں ایک ہیئت حاصل کرتے ہیں۔ جسے ہیئت معدنی کہتے ہیں۔ یہاں پر قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کی کثرت سے ان کمالات اور دیگر حقائق میں ترقی ہوتی ہے۔

26۔ نیت مراقبہ کمالات انبیاء اولوالعزم علیہم السلام:

فیض می آید از ذات بے چوں کہ منشاء کمالات انبیاء اولوالعزم است و منشاء حقیقت کعبہ ربانی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ منشاء انبیاء اولوالعزم ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مقام اولولعزم انبیاء سے مخصوص ہے۔ اور تجلی دائمی کا تیسرا درجہ ہے۔ ذکر واذکار کی کثرت سے تجلیات ذاتیہ سے سالک کا باطن بھر جاتا ہے۔ صاحب لیاقت احباب کو اسرار مقطعاتِ قرآنی اور متشابہات قرآنی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور باطن مین بے انتہا وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

27۔ نیت مراقبہ حقیقتِ کعبۂ ربانی:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسجودِ جمیع ممکنات است و منشاء حقیقتِ کعبۂ ربانی است بہ ہیئت وحدنی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ مسجودِ جمیع ممکنات اور منشاء حقیقت کعبہ ربانی ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مقام عظمت و کبریائی کا مقام ہے۔ اس جگہ سالک ہیبت وجلال کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ اور جب فنا و بقاء حاصل ہوتی ہے تو وہ ممکنات کی توجہ اپنی طرف دیکھتا ہے۔

28۔ نیت مراقبہ حقیقت قرآن مجید:

فیض می آید از وسعت بے چوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: حضرت ذات جو کہ وسعت والی اور منشاءِ حقیقت قرآن مجید ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: اس مقام پر قرآن مجید کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن پاک کا ایک ایک حرف مطالب و معانی کا دریا نظر آتا ہے۔ بسا اوقات تمام قالب انسانی مثل زبان بن جاتا ہے۔ لذت تلاوت حاصل ہوتی ہے۔ خداوند قدوس سے راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔

29۔ نیت مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ:

فیض می آید از کمال وسعت بے چوں حضرت ذات کہ منشاءِ حقیقت صلوٰۃ است ۔ بہ ہیئت واحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: حضرت ذات کے وسعت کمال سے جو کہ منشاءِ حقیقت صلوٰۃ ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: اس مقام میں سالک کو دو جز میسر آتے ہیں۔ ایک حقیقت قرآن اور دوسرا حقیقت صلوٰۃ۔ اس مراقبہ میں حدیث اَنْ تَعْبُدُ اللّٰہ کَاَنَّکَ تَرَاہ کے مضمون کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف حدیث شریف الصلوۃُ معراجُ الْمُومِنِیْنَ میں ارشاد ہے۔ اور حدیث شریف اَقْرَبُ ما یکُونُ الْعَبدُ مِنَ الْرَّبِّ فِی الصَّلوۃ اور قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلوٰۃ میں اسی کی وضاحت ہے۔ سالک اس مقام میں نہایت منہمک ہو جاتا ہے اور اس کو قرب خاص حاصل ہوتا ہے خاص کر سجدہ کی حالت میں کیونکہ اس میں فنائے محض حاصل ہوتی ہے۔

30۔ نیت مراقبہ معبودیت صرفہ:

فیض می آید از حضرت ذات بے چوں کہ منشاءِ معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ منشاء معبودیتِ صرفہ ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ وہ مقام ہے جہاں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے اور سیر نظری باقی رہتی ہے۔ سیر قدمی وصول قدمی کا نام ہے۔ اور ذات اگر صورت مثالیہ میں نظر آئے تو اس کو سیر نظری کہتے ہیں۔ اس مقام میں کلمہ طیبہ کے چاروں معنی کامل طور پر حاصل ہوتے ہیں یعنی (۱) لَا مَعْبُوْدَ اِلَا اللّٰہُ (۲) لَا مَقْصُودَ اِلَا اللّٰہُ (۳) لَا موجُودَ اِلَا اللّٰہُ (۴) لَا مَطْلُوبَ اِلَا اللّٰہ

31۔ نیت مراقبہ حقیقتِ ابراہیمی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ صفات خود است و منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز۔)

ترجمہ: حضرت ذاتِ بیچوں، جو کہ اپنی صفات کی محبّ اور منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مقام بہت بلند ہے۔ یہاں تمام انبیاء علیہم السلام ملت ابراہیمی علیہ السلام پر مامور ہیں۔ اس جگہ درود ابراہیمیؑ زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔

32۔ نیت مراقبہ حقیقتِ موسوی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذاتِ بیچوں کہ محبِ ذاتِ خود است و منشاءِ حقیقت موسوی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: حضرتِ ذاتِ بے چوں کہ اپنی ذات کی محبّ اور منشاءِ حقیقت موسوی علیہ السلام ہے، کا فیض پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی آتا ہے۔

تشریح: یہ مقام محبت ذاتیہ کا مقام ہے۔ اور بہت سے پیغمبر علیہم السلام حضرت موسٰی کلیم اللہ علیہ السلام کی وساطت سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔ یہاں نیاز و بے نیازی کی اداؤں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں پر درج ذیل درودِ پاک تین ہزار کی تعداد میں پڑھنا موجب اجر و برکت ہے۔ اللّٰھُمَّ صل علی مُحَمَّدٍ و اصحابہ و علیٰ جمیع الانبیآء والمُرسلینَ خُصُوصاً عَلیٰ کلیمِک مُوسٰی علیہ السلام

33۔ نیت مراقبہ حقیقتِ محمدی ﷺ

فیض می آید از حضرت ذاتِ بے چوں کہ محبّ ذاتِ خود است و محبوب ذاتِ خود است و منشاءِ حقیقت محمدی ﷺ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ بے چوں، جو کہ اپنی کی ذات کی محبّ اور محبوب ہے اور منشاءِ حقیقت محمدی (ﷺ) ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

33۔ نیتِ مراقبہ حقیقتِ محمدی ﷺ

فیض می آید از حضرت ذات بے چوں کہ محبّ ذات خود است و محبوب ذاتِ خود است ومنشاء حقیقت محمدی ﷺ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ بے چوں، جو کہ اپنی کی ذات کی محبّ اور محبوب ہے اور منشاء حقیقت محمدی (ﷺ) ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ حقیقت حقائق ہے۔ یہ جناب سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کے ساتھ تعین جسدی کا مقام ہے۔ یہ مقام محبیت و محبوبیت ہے۔ اس مقام پر اس درود شریف کی کثرت کی جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَ آلِہ وَاَصْحَابِہ اَفْضَلُ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِکَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ o

34۔ نیتِ مراقبہ حقیقتِ احمدی ﷺ

فیض می آید از ذات بے چوں کہ محبوب ذاتِ خود است ومنشاء حقیقت احمدی ﷺ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذات حق، جو کہ اپنی ذات کی خود محبوب ہے اور منشاء حقیقت احمدی (ﷺ) ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مقام محبوبیت ہے۔ لیکن اس کا تعلق روحی ہے۔ اور اس کو دائرہ محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی درود پاک مذکورہ بالا کی کثرت کی جائے۔

35۔ نیت مراقبہ حُب صرفہ:

فیض می آید از ذات بے چوں کہ منشاء حُب صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔

(توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ منشاء حُبِ صرف ہے کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مراقبہ ذاتی حب صرفہ ہے اور حب صرفہ تعین اول ہے جسے تعین حسی بھی کہتے ہیں یعنی یہی وہ محبت ہے جو سب سے پہلے تخلیق ہوئی۔ لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کی حدیث قدسی اسی خاص مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو تخلیق عالم بھی نہ ہوتی

36۔ نیت مراقبہ لاتعیّن:

فیض می آید از ذاتِ مطلق بے چوں کہ موجود است بوجودِ خارجی و منزہ است از جمیع تعینات است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔ (توقف۔۔۔۔۔روز)

ترجمہ: ذاتِ مطلق، جو کہ وجودِ خارجی کے ساتھ موجود اور تمام تعینات سے پاک ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

تشریح: یہ مراقبہ لاتعین ہے۔ لاتعین مرتبہ ذاتِ محبت سے عبارت ہے۔ یہ مقام بھی حضور سرور کائنات ﷺ سے مخصوص ہے۔ اور یہ سیر صفات ثمانیہ، ان کے وصول اور ذات محبت میں ہوتی ہے۔